© rasailojaraid.com

اس موقع پر اس بات کا اظہار نامناسب نہیں ہوگا کہ اس سلسلۂ مضامین سے متعلق اب تک جو خطوط موصول ہوئے ہیں یا زبانی بعض دوستوں نے جو فرمایا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں اور علی الخصوص یونیورسٹیوں کے ان نوجوانوں کے حلقہ میں جو کسی جماعتی عصبیت کے بغیر اپنے ملی مسائل پر کھلے اور آزاد دماغ سے سوچتے اور غور کرنے ہیں اس سلسلہ کو بڑی توجہ اور دلچسپی سے پڑھا جا رہا ہے جس روز برہان پہنچتا ہے یہ سب ہم خیال طلبا کسی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ ایک نوجوان برہان کا یہ مضمون پڑھ کر سناتا ہے اور پھر وہ آپس میں اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ ایک دو نہیں متعدد مقامات سے اس قسم کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

"فالحمد للہ علیٰ ذالک"

افسوس ہے ڈاکٹر سید محمود بھی رخصت ہوگئے۔ وفات کے وقت عمر ۸۲ برس کی تھی۔ مرحوم برلن کے پی۔ ایچ۔ ڈی اور انگلستان سے بار ایٹ لا اور گھر کے بھی بڑے خوشحال تھے لیکن قومی و ملی خدمت کا جذبہ شروع ہی سے تھا اس لئے اولاً تحریکِ خلافت اور پھر تحریکِ آزادی دونوں میں ہر اول دستہ کے فرد رہے اس جرم کی پاداش میں کئی مرتبہ جیل گئے اور قید و بند کی سختیاں انگیز کیں پھر قومی حکومت بنی تو ریاست اور مرکز دونوں میں وزیر رہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر سالہا سال رہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سکریٹری بھی رہ چکے تھے۔ اوّل درجہ کے نیشنلسٹ ہونے کے باوجود دل اور دماغ دونوں کھلا رکھتے تھے۔ چنانچہ تقسیم کے بعد مسلسل فسادات ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی ختم نہیں ہوئی تو انہوں نے قومی سطح پر اس کا انسداد کرنے کی غرض سے مجلس مشاورت بنائی اور چند سال اس کے صدر کی حیثیت سے ملک کا دورہ کیا لیکن جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے چند رفیق اس پلیٹ فارم کو اپنے فرقہ پرورانہ مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں تو وہ اس سے الگ ہوگئے لیکن خانہ نشین پھر بھی نہیں ہوئے۔ اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ مرحوم کا علمی اور ادبی ذوق بھی بہت شگفتہ اور شائستہ

© rasailojaraid.com